# از عدالتِ عظمیٰ

**تاریخ فیصلہ: 8 اکتوبر 1953**

**کمشنر آف انکم ٹیکس، ویسٹ بنگال**

**بنام**

**میسرز. جیون لال لمیٹڈ**

[چیف جسٹس پتنجلی شاستری، ایس آر داس، ویوین بوس، غلام حسن اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

**اضافی منافع ٹیکس ایکٹ (XV، سال 1940)، دفعہ 2 (11)-ڈائریکٹر کنٹرولڈ کمپنی-تعریف- حصص کے سلسلے میں ووٹ دینے کے لیے زیادہ تر حصص رکھنے والی کسی دوسری کمپنی کے ذریعے مجاز ڈائریکٹر- کمپنی، آیا ڈائریکٹر کے اختیار میں ہے۔**

عام طور پر ایک کمپنی اضافی منافع ٹیکس ایکٹ، 1940 کے مقاصد کے لئے " کمپنی، ڈائریکٹرز جس میں اختیاری مفاد رکھتے ہیں" ہو گی، صرف اس صورت میں جب اس کے ڈائریکٹرز کمپنی کے ووٹ رکھنے والے حصص کی اکثریت کے مالک کے طور پر حصص کے رجسٹر میں درج ہوں گے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس طرح کے حصص میں ان کا فائدہ مند مفاد ہو، لیکن محض یہ حقیقت کہ کمپنی کے ڈائریکٹرز میں سے ایک کو دوسری کمپنی کی طرف سے اختیار دیا گیا ہے جس کے پاس سابقہ کمپنی میں زیادہ تر حصص تھے، اس کی طرف سے ووٹ دینے کے لیے اس کے پاس موجود حصص کے حوالے سے، سابقہ کمپنی کو ڈائریکٹر کے زیر کنٹرول کمپنی نہیں بنائے گی۔

**گلاسگو ایکسپینڈڈ میٹل کمپنی لمیٹڈ بنام ان لینڈ ریونیو کے کمشنر (12 ٹیکس کیس۔ 573)، کمشنر آف ان لینڈ ریونیو بنام بی ڈبلیو نوبل (12 ٹیکس کیس۔ 911)، ان لینڈ ریونیو کمشنر بنام جے بیبی اینڈ سنز لمیٹڈ (14 آئی ٹی آر۔ 29،7-Suppl. ٹیکس کیس۔ 167)، کمشنر انکم ٹیکس بنام بپن، سلک ملز لمیٹڈ (14 آئی ٹی آر۔ 344) اور کمشنر آف ان لینڈ ریونیو**

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

**بنام ہڈ کنسن (سیلفورڈ) لمیٹڈ (29 ٹیکس کیس۔395) پر انحصار کیا۔ برٹش امریکن ٹوبیکو کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر آف ان لینڈ ریونیو ([1943] اے سی 335) اور نیو شورک اسپننگ اینڈ مینو فیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی (18 آئی ٹی آر۔712) ممتاز شدہ۔**

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 78، سال 1952۔

کلکتہ میں نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ (ہیریز چیف جسٹس اور بنرجی جسٹس) کے 17 جنوری 1951 کے فیصلے اور حکم سے اپیل انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 50، سال 1950 میں اس کے خصوصی دائرہ اختیار (انکم ٹیکس) میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سی کے دپھتری بھارت کے سالیسیٹر جنرل (جی این جوشی، ان کے ساتھ)۔

این سی چٹرجی (ایس سی مجومدار، ان کے ساتھ) مدعاعلیہ کے لیے۔

1953.8 اکتوبر۔ عدالت کا فیصلہ جسٹس داس نے سنایا۔

یہ کلکتہ عدالت عالیہ کے بنچ کے فیصلے اور حکم کی اپیل ہے جو انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کی طرف سے اضافی منافع ٹیکس ایکٹ، 1940 کی دفعہ 21 کے تحت دی گئی حوالہ پر دی گئی ہے، جسے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66 (1) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، جس کے تحت عدالت عالیہ نے اس کے حوالے کردہ قانون کے سوال کا مثبت جواب دیا۔ جس سوال کا حوالہ دیا گیا وہ یہ تھا:

> "چاہے ان معاملات کے حقائق اور حالات میں، انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کا یہ مؤقف درست تھا کہ مدعاعلیہ کمپنی کے ڈائریکٹرز کا اس میں اختیاری مفاد تھا جیسا کہ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2 (21) میں غور کیا گیا ہے۔"

1939 سے 1943 تک ہر سال 31 دسمبر کو ختم ہونے والے پانچ قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار کے لیے اضافی منافع ٹیکس کی تشخیص کی کارروائی کے دوران فریقین کے درمیان تنازعہ پیدا ہوا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جواب دہندہ کمپنی ایک کمپنی ہے جو اس وقت کے برطانوی بھارت میں شامل تھی جس کا سرمایہ 3600000 روپے تھا اور اسے 10 روپے کے 360،000 حصص میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایلومینیم لمیٹڈ، جو کینیڈا میں شامل ایک کمپنی ہے، کے پاس 31 دسمبر 1939 اور 31 دسمبر 1940 کو ختم ہونے والے قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار میں 359,790 حصص اور 31 دسمبر 1941، 31 دسمبر 1942 اور 31 دسمبر 1943 کو ختم ہونے والے قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار میں 359600 حصص تھے۔ مدعاعلیہ کمپنی کے قواعد وضوابط انجمن کے آرٹیکل 105 کے ذریعے اسے دیے گئے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے ایلومینیم لمیٹڈ نے مدعاعلیہ کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں تین مستقل ڈائریکٹرز کا تقرر کیا۔ ان میں سے دو ڈائریکٹر بالآخر سبکدوش ہوئے اور صرف ایک، یعنی مسٹر ایل جی بیش ایلومینیم لمیٹڈ کی طرف سے نامزد کردہ مدعاکار کمپنی کے ڈائریکٹر رہے۔ مسٹر ایل جی بیش اور دیگر ڈائریکٹرز کے درمیان 31 دسمبر 1939 اور 31 دسمبر 1940 کو ختم ہونے والے قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار کے دوران صرف 210 حصص تھے اور 31 دسمبر 1941، 31 دسمبر 1942 اور 31 دسمبر 1943 کو ختم ہونے والے قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار میں، مسٹر ایل جی بیش کے پاس ان آخری قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار کے دوران ایک بھی حصہ نہیں تھا۔ ایلومینیم لمیٹڈ کے ڈائریکٹرز کی طرف سے منظور کردہ ایک قرارداد کے ذریعے، مسٹر ایل جی بیش کو مدعاعلیہ کمپنی کے حصص یافتگان کے تمام عام یا غیر معمولی عام اجلاسوں میں مدعاعلیہ کمپنی میں اس کے پاس موجود حصص کے سلسلے میں ایلومینیم لمیٹڈ کے حق میں اور اس کی طرف سے ووٹ دینے کے لیے ووٹ دینے اور/یا وقتاً فوقتاً ایک خصوصی یا عمومی پراکسی مقرر کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ مدعاعلیہ کمپنی کے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن کا آرٹیکل 90 فراہم کرتا ہے:-

"90. جہاں بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کی توضیعات کے تحت رجسٹرڈ کمپنی یا اس کمپنی کا رکن نہیں ہے، بھارتیہ کمپنیز ایکٹ 1913 کی دفعہ 80 کی توضیعات کے مطابق اس کمپنی کے اجلاس میں اس کمپنی کی نمائندگی کے لیے باضابطہ طور پر مقرر کردہ شخص کو نائب نہیں سمجھا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

> جائے گا، لیکن وہ ہاتھ دکھانے پر ایسی کمپنی کو ووٹ دینے کا حقدار ہو گا- اور اس کمپنی کی طرف سے وہی اختیار استعمال کرنے کا حقدار ہو گا جس کی وہ نمائندگی کرتا ہے جیسے کہ وہ اس کمپنی کا انفرادی رکن ہو، بشمول ایک نائب مقرر کرنے کا اختیار چاہے وہ خصوصی ہو یا جنرل اور اس طرح کی قرارداد کی کمپنی کے اجلاس میں اس طرح کے نمائندے کو مقرر کرنے کے لیے اس طرح کی کمپنی کے ایک ڈائریکٹر اور سکریٹری (اگر کوئی ہو) کے دستخط شدہ اور ان کے یا ان کے ذریعے قرارداد کی حقیقی کاپی ہونے کی تصدیق شدہ پیشکش پر پیش کیا جائے گا۔"

مسٹر ایل جی بیش ایلومینیم لمیٹڈ کے نمائندے کی حیثیت سے مذکورہ آرٹیکل کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا ہر مادی وقت پر استعمال کرتے رہے ہیں۔

مدعا علیہ کمپنی کا دعوی یہ تھا کہ اسے ایک ایسی کمپنی کے طور پر ماننا چاہیے جس کے ڈائریکٹرز کا اس میں اختیاری مفاد ہو، کیونکہ ڈائریکٹرز میں سے ایک، مسٹر ایل جی بیش کے پاس ایلومینیم لمیٹڈ کے ووٹنگ پاور کو استعمال کرنے کا اختیار تھا اور اس طرح وہ مدعا علیہ کمپنی کے معاملات کو کنٹرول کر سکتے ہیں اور معیاری منافع کی گنتی میں قانونی فیصد 10 فیصد سالانہ اور 8 فیصد سالانہ پر نہیں لیا جانا چاہیے۔ اس دلیل کو اضافی منافع ٹیکس افسر نے مسترد کر دیا تھا۔ مدعا علیہ کمپنی کی اپیل پر اضافی منافع ٹیکس کے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے اضافی منافع ٹیکس افسر کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ اس کے بعد مدعا علیہ کمپنی نے انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل کی "جس نے اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے فیصلے کو یہ مشاہدہ کرتے ہوئے الٹ دیا کہ ایلومینیم لمیٹڈ کی طرف سے مسٹر ایل جی بیش کو دی گئی مختار نامہ کے پیش نظر اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ مدعا علیہ کمپنی، جو اس وقت ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندہ تھی، ایک ڈائریکٹر کے زیر اختیار کمپنی تھی۔ انکم ٹیکس کمشنر کی درخواست پر، اپیلٹ ٹریبونل نے قانون کے سوال کو یہاں بیان کرنے سے پہلے حوالہ دیا۔ 11 جنوری 1951 کے اپنے فیصلے کے ذریعے کلکتہ کی عدالت عالیہ نے اس سوال کا مثبت جواب دیا ہے۔ اضافی منافع ٹیکس کے کمشنر، مغربی بنگال، اب بھارتیہ انکم ٹیکس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایکٹ کی دفعہ 66A(2) کے تحت ایک سرٹیفکیٹ کے ساتھ اس عدالت میں اپیل پر آئے ہیں۔

عام بول چال میں کسی شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کسی کمپنی میں "اختیاری مفاد" رکھتا ہے جب ایسا شخص کمپنی کے اختیار کے لیے، خریداری یا دوسری صورت میں، اس کمپنی میں ووٹ لے جانے والے حصص کی اکثریت حاصل کرتا ہے، اس کے حصص یافتگان کے ووٹنگ کے اختیارات میں رہتا ہے۔ اس لحاظ سے، کسی کمپنی کے ڈائریکٹرز کو کمپنی میں "اختیاری مفاد" کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے جب وہ زیادہ تر حصص کے ہولڈرز کے طور پر شیئر رجسٹر میں درج ہوتے ہیں، جو کمپنی کے قواعد و ضوابط انجمن کے تحت ووٹ کا حق رکھتے ہیں۔[دیکھیں گلاسگو ایکسپینڈڈ میٹل کمپنی لمیٹڈ بنام ان لینڈ ریونیو کے کمشنز ([1]) اور ان لینڈ ریونیو کے کمشنر بنام بی ڈبلیو نوبل ([2])] تاہم، یہ ضروری نہیں ہے کہ "اختیاری مفاد" کے لیے وہ شخص یا افراد جن کے پاس ووٹ لے جانے والے حصص کی اکثریت ہے، ان کے پاس موجود حصص میں فائدہ مند دلچسپی ہونی چاہیے۔ یہ افراد حصص کو ٹرسٹی کے طور پر رکھ سکتے ہیں اور یہاں تک کہ اپنے مستفیدین کے لیے جوابدہ بھی ہو سکتے ہیں اور اعتماد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے ووٹوں کا استعمال کرنے پر مقدمہ درج کیا جا سکتا ہے، اس کے باوجود، جیسا کہ حصص یافتگان اور کمپنی کے طور پر ان کے درمیان، وہ حصص یافتگان ہیں، اور اس طرح، کمپنی میں "اختیاری مفاد" رکھتے ہیں۔[دیکھیں ان لینڈ ریونیو کمشنر بنام جسٹس بیبی اینڈ سنز لمیٹڈ ([1]) اور کمشنر آف انکم ٹیکس بنام بپن سلک ملز لمیٹڈ ([2])۔ مقدمے کے بیان میں پائے جانے والے حقائق کے مطابق مدعا علیہ کمپنی کے ڈائریکٹر خود زیادہ تر حصص کے مالک نہیں ہیں جو اس کے برعکس ایلومینیم لمیٹڈ کے نام سے رجسٹرڈ ہیں اور اس لیے، اوپر بیان کردہ اصولوں کے مطابق، انہیں مدعا علیہ کمپنی میں "اختیاری مفاد" نہیں کہا جا سکتا۔

تاہم، مدعا علیہ کمپنی کے فاضل وکیل، برٹش امریکن ٹوبیکو کمپنی لمیٹڈ میں ہاؤس آف لارڈز کی طرف سے اپنائے گئے استدلال کی مشابہت پر بحث کرتے ہیں۔ بنام ان لینڈ ریونیو کے کمشنر ([3]) کہ اگرچہ مسٹر ایل جی بیش کے پاس زیادہ تر حصص نہیں ہیں اور مدعا علیہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کمپنی میں ایلو مینیم لمیٹڈ کے پاس موجود حصص میں ان کا کوئی فائدہ قابل مفاد نہیں ہے اور اگرچہ وہ اپنے پرنسپل، ایلو مینیم لمیٹڈ کی ہدایات کے مطابق ووٹ ڈالنے کا پابند ہو سکتا ہے، اور اگر وہ اپنے فرض کی خلاف ورزی کرتا ہے تو مؤخر الذکر کو جوابدہ ہو سکتا ہے، اس کے باوجود، جب تک کہ اس کا اختیار منسوخ نہیں کیا جاتا ہے، جہاں تک مدعاعلیہ کمپنی کا تعلق ہے، ٹائل، اس کے ووٹ لے جانے والے حصص کی اکثریت براہ راست یا بالواسطہ طور پر اس کی مرضی اور حکم کے تابع ہے اور اس وجہ سے، مدعاعلیہ کمپنی کے ڈائریکٹر حقیقت میں عام اجلاسوں میں اپنے امور کو اختیار کرتے ہیں اور اس طرح کے ہیں۔ دلیل کی اس لائن کو اپیلٹ ٹریبونل اور عدالت عالیہ کا حق حاصل ہوا۔ ہم، پورے احترام کے ساتھ، اس دلیل کو درست کے طور پر قبول کرنے سے قاصر ہیں، کیونکہ یہ دلیل ہمیں پوزیشن کو زیادہ آسان بناتی دکھائی دیتی ہے۔ فرض کرتے ہوئے، لیکن آخری ذکر شدہ معاملے میں فیصلے کی درستگی کے بارے میں کسی حتمی رائے کا اظہار کیے بغیر، ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مشابہت غیر موزوں ہے، کیونکہ اس فیصلے کے اصول کا ہمارے سامنے کیس پر کوئی اطلاق نہیں ہو سکتا۔ ڈائریکٹرز کے معاملے میں، جو ٹرسٹی کے طور پر زیادہ تر حصص رکھتے ہیں، جہاں تک کمپنی کا تعلق ہے، وہ رجسٹرڈ شیئر ہولڈر رہیں اور ووٹ کا حق ان کے پاس ہے، حالانکہ ان کے اور ان کے مستفیدین کے درمیان فائدہ مند سود مؤخر الذکر میں لگایا جاتا ہے۔ وہ حصص کے رجسٹرڈ ہولڈر ہیں اور جو ووٹ انہوں نے ڈالے ہیں وہ ان کے اپنے ووٹ ہیں۔ یہ معاملہ ڈائریکٹرز کے معاملے سے بالکل مختلف ہے جو صرف زیادہ تر حصص کے ہولڈرز کے ایجنٹ ہوتے ہیں۔ جب حصص کی اکثریت رکھنے والا شیئر ہولڈر کسی ایجنٹ کو اس کے پاس موجود حصص کے سلسلے میں اسے ووٹ دینے کا اختیار دیتا ہے، تو ایجنٹ حصص میں کوئی قانونی یا فائدہ مند سود حاصل نہیں کرتا ہے۔ حصص میں حق شیئر ہولڈر کے پاس رہتا ہے۔ شیئر ہولڈر کسی بھی وقت ایجنٹ کے اختیار کو منسوخ کر سکتا ہے۔ ایجنٹ کی تقرری کے باوجود شیئر ہولڈر خود میٹنگ میں حاضر ہو سکتا ہے اور ذاتی طور پر اپنا ووٹ ڈال سکتا ہے۔ لہذا، حصص ہمیشہ اس کی مرضی اور حکم کے تابع ہوتے ہیں، وہ اختیاری سود جو حصص کی اکثریت کا حامل کبھی بھی ایجنٹ کو نہیں دیتا ہے۔ آیئے موجودہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

معاملے کے حقائق کو لیتے ہیں۔ آرٹیکل 90 کے تحت، جب مسٹر ایل جی بیش ایلومینیم لمیٹڈ کے ایجنٹ کے طور پر مدعاعلیہ کمپنی کے عام اجلاس میں شرکت کرتے ہیں تو اسے اپنے پرنسپل کی قرارداد پیش کرنی ہوتی ہے جس میں اسے اپنے پرنسپل کے ووٹ ڈالنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ وہ جو ووٹ ڈالتے ہیں وہ ان کے ووٹ نہیں ہیں بلکہ ایلومینیم لمیٹڈ کے ووٹ ہیں۔ ایسی صورت حال میں، قانون کی نظر میں، اختیاری مفاد ایلومینیم لمیٹڈ کے پاس رہتا ہے اور کسی بھی وقت مسٹر ایل جی بیش کے پاس نہیں ہوتا۔ زیر بحث حصص جو اختیاری مفاد دیتے ہیں نہ تو مسٹر ایل جی بیش کے پاس ہیں اور نہ ہی وہ براہ راست یا بالواسطہ طور پر ان کی مرضی اور حکم کے تابع ہیں، اور اس لیے، وہ اوپر بیان کردہ کسی بھی جانچ کو لاگو کرتے ہوئے، اختیاری مفاد نہیں کہہ سکتا۔ کمشنر آف ان لینڈ ریونیو بنام جمیڈ ہڈ کنسن (سیلفورڈ) لمیٹڈ ([1]) میں عدالت مرافعہ کا فیصلہ ہمیں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہ ناکامی کی بات ہے کہ اپیل کے تحت فیصلہ سنائے جانے سے پہلے آخری ذکر شدہ مقدمہ کو عدالت عالیہ کے نوٹس میں نہیں لایا گیا۔

نیو شورک اسپننگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی ([1]) میں بمبئی عدالت عالیہ کے حالیہ فیصلے کی اپیل کے تحت فیصلے میں اختلاف کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس مقدمے کے حقائق ہمارے سامنے موجود مقدمے کے حقائق سے بالکل مختلف ہیں اور اس فیصلے کا موجودہ مقدمے پر اطلاق کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اس لیے ہمارے لیے یہ غیر ضروری ہے کہ ہم اس بارے میں بحث کریں یا کوئی رائے ظاہر کریں کہ آیا اس معاملے میں فیصلے میں پائے جانے والے مشاہدات معقول ہیں یا نہیں۔ اوپر بیان کردہ وجوہات کی بناء پر، ہم اس اپیل کو قبول کرتے ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ اپیلٹ ٹریبونل کی طرف سے عدالت عالیہ کو بھیجے گئے سوال کا جواب منفی ہونا چاہیے۔ مدعاعلیہ کمپنی کو اپیل کنندہ کے اخراجات اس عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ میں بھی ادا کرنے ہوں گے۔

**اپیل کی اجازت دی گئی۔**

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: جی ایچ راجادھیاکشا۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: ایس سی بنرجی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document